

ĪQĀN- Vol: 02, Issue: 04, Jun-2020 DOI: 10.36755/iqan.v2i04.144 PP: 17-32 OPEN ACCESS

pISSN: 2617-3336 eISSN: 2617-3700 www.iqan.com.pk

# سیرت نگاری پر غیر اسلامی مصادر کے اثرات: معاصر مغربی محققین کی آراء کا تجزبیه

The Impact of Non-Islamic Sources on the Sīrah-Writing: An Analytical Study of the Contemporary Western Scholarship

#### \*Dr. Mubashir Hussain

Head Department of Ḥadīth & Sīrah, IRI, International Islamic University, Islamabad, Pakistan.

#### Version of Record

Received: 14-Jan-20 Accepted: 01-Jun-20 Online/Print: 30-Jun-20

#### **ABSTRACT**

The eighteenth century Europe witnessed the application of the newly introduced historical-critical methods to the social sciences. Relying upon such methods, some Western scholars criticized the traditional approaches to the Islamic studies. Although the major Islamic sources were translated into European languages and thus became widely accessible, they incorporated several non-Islamic sources in the study of Islamic history and civilization after discovering them from the ancient archives. Hence, it is also claimed that there are some covenants allegedly concluded by Prophet Muhammad (pbuh) with certain Christian communities of his time, which are surprisingly not recorded in the classical Islamic literature. Thus, this kind of non-Islamic sources have significantly drawn the attention of both Muslim and non-Muslim historians across the globe. This paper attempts to apply the criteria of Islamic sources set by the classical Islamic scholars, to the non-Islamic sources in order to examine the latter's authenticity. The conclusion reached by the scholars in this regard shows the latter's disagreement with a number of established Islamic doctrines. Moreover, it expounds how and to what extent one can rely upon the non-Islamic sources in this regard.

**Keywords**: Western, Orientalists, Sources of Sīrah, Islamic Literature, Non-Islamic Sources, Muḥammad.



### تعارف:

اٹھار ویں صدی عیسویں میں تاریخ و عمرانیات کے اصولوں میں تبدیلی یاار تقاء نے جہاں بہت سے رسمی علوم اور ان کے نتائج کو چیلنج محیا وہاں اس نے الہامی کت اور ان سے متعلقہ علوم لطور خاص پنجمبر وں کی مذہبی تعلیمات اور ان کی سرت و کر دار سے تعرض کرنے والی تاریخی معلومات کے مصادر و مآخذ ہر تاریخی تنقیدی اصولوں کی روشنی میں تجزبہ و نظر ثانی کی ایک تح یک بہا کر دی ، جس کے نتیجہ میں اسلام ہی نہیں بلکہ تمام ادیان عالم پر تنقیدی مطالعہ نے ایک سائنسی وعلمی حیثیت اختیار کرلی۔ان نئے علمی اصولوں میں سے ایک اہم اصول معاصر اُدب سے استفادہ قرار یا یا جس میں اہل مذہب کے مقابلے میں غیر اہل مذہب معاصرین کو بھی خاص اہمیت دی گئی۔ معاصر ادب کی دریافت،ان کی تنقیح و تدوین اور متر و که زبانوں سے زندہ زبانوں میں ان کے ترجمہ و منتقلی کے عظیم منصوبے متعارف کروائے گئے۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں مغربی دنیانے خاصا صخیم ادب تیار کیا جس نے ادبان عالم کے صدیوں پر محیط نظریات کی سلبی وایجابی پہلو سے مثبت ومنفی دونوں طرح کی بنیادیں فراہم کر دیں۔ معاصر مغربی اہل علم کے ہاں بیراسلوب خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی عقائد و مصادر اور خاص کرمے سیرت نگاری کے حوالے سے دیکھا جائے تواس تح یک نے دور زوال میں بسنے والے مسلمانوں کے لیے بھی بہت سے سوالات پیدا کیے ، جس کے نتیج میں اسلامی مذہبی تاریخ و فکر کی تعبیرِ نویر خود اہل اسلام بھی توجہ دینے گئے ، سیرت نگاری میں صحت واستناد کی روایت کو زندہ کیا جانے لگااور اس بارے زبان زدعام نقد واعتراضات کے ردّاور وضاحت میں تاریخ کے علاوہ عقلی وسائنسی توجیہات بھی بیش کی جانے لگیں۔ایک اہم بحث-جس کی طرف ابھی بھی اتنی توجہ نہیں کی گئی ماشا یداس سے بھی زیادہ متوجہ ہونے کی ضرورت ہے، جتنی دوصدیاں پہلے تھی۔ یہ پیدا ہوئی کہ غیر مسلموں کے مراجع و مآخذ کے زیراثر اسلام پر بالعموم اور سیرت النبیّ پر بالخصوص جوادب تیار ہوا ہے، اس کا ناقدانہ مطالعہ کیا جائے اور اس کی صحت و سقم پر علمی انداز کام کیا جائے۔ لیکن ا بھی تک اس سلسلہ میں اہل علم نے بہت زیادہ توجہ نہیں کی،البتہ بعض نومسلموں نے غیر اسلامی مصادر کی بنیادیر سیرت النبی ﷺ کا البتاء التاج مطالعہ کمااور کئی جگہ عام اسلامی روایتی فکر سے بہت مختلف نتائج فکر سامنے لائے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کو سیرت نگاری کے تناظر میں غیر اسلامی مصادر سے استفادہ کی حیثیت اور نوعیت کے بارے میں اصولی بحث کی طرف متوجہ کیا جائے۔

اس مقالے میں موضوع سے متعلقہ اصولی مباحث کو مندرجہ ذیل دو حصوں میں پیش کیا جائے گا:

1- مطالعه سيرت كے اسلامی مصادر اور اصول سيرت نگاري

2- مطالعه سیر ت کے غیر اسلامی مصادر اور اصول سیرت نگاری

ال سلسلهٔ میں پر وفیسر جان اینڈریو مور و (John Andrew Morrow) کی سیر ت النبی النبی النبی النبی النبی النبی کتاب of the Prophet Muhammad with the Christians of the World کو بطور نمونه منتخب کیا گیا ہے۔

## مطالعه سيرت كے اسلامی مصادر اور اصول سيرت نگاري:

مسلمانوں کے ہاں وہ کون سے اسلامی مصادر ہیں جن کی روشنی میں سیرت نگاری کے اصول و قواعد طے کیے گئے ہیں، سب سے پہلے اس کے خطوط واضح کیے جائیں گے؛ 1-اسلامی مصادر کی استنادی حیثیت کا مسلمان محققین نے جو معیار قائم کیا ہے، اس کے بنیادی اصولوں کو مسلمانوں میں قریب قریب متنقد تسلیم کیا جاتا ہے، مثلاً قرآن مجید قولی و عملی توانز کے ساتھ نقل ہواجس کی صحت واستناد پر مسلمانوں میں کبھی دورائے نہیں پائی مشخقہ تسلیم کیا جاتا ہے، مثلاً جیسے اسلامی عباد توں کے بنیادی ڈھانچے (یعنی نماز، روزہ، جج وغیرہ) اپنی اصلی شکل میں آج تک باتی چلے آرہے ہیں تو یہ اس رکھی، مثلاً جیسے اسلامی عباد توں کے بنیادی ڈھانچے (یعنی نماز، روزہ، جج وغیرہ) اپنی اصلی شکل میں آج تک باتی چلے آرہے ہیں تو یہ اس سنت کی وجہ سے ہے جس پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے کا حکم قرآن میں اطاعتِ رسول، اتباع رسول، اور اُسوہ حدیث آجیسی اصطلاحات کے ضمن میں دیا گیا ہے، البتہ حدیث جو سنت کے تعین کا بنیادی ذخیرہ ہے، اس کی صحت وضعف (استنادی حیثیت) کے تعین کے اصول مختلف اہل علم نے متعنین کر لی ہیں، لیکن بعض روایتیں تو یقینا اہل علم نے متعنین کر لی ہیں، لیکن بعض روایتوں کی صحت وضعف میں علاکے چندا صولی اختلافات ہوئے ہیں اور اس کا اثر مسلمانوں کے اجتہادی مسائل میں بہت نما یاں ہے۔ بیار متفقہ امور کی بنیاد پر متفقہ قرار پائے ہیں۔ بلکہ ان کی شخصیلات طے کرنے میں ان کا اثر دیکھنے میں آ یا ہے۔ 2

2۔ قرآن اور سنت چونکہ قولی و فعلی تواتر سے ثابت شدہ متفقہ مصادر دین ہیں، اس لیے یہ باتی تمام چیزوں (روایت، تاریخ، فقہ، وغیرہ) کے لیے ایک معیار امیزان کا درجہ رکھتے ہیں۔ کوئی بھی چیزا گرصحت و ثبوت کے لیے وضع کردہ انسانی ضابطوں اطریقوں پر پورا اترے تواس کے بعد بھی یہ مرحلہ ابھی باتی ہے کہ اسے قرآن وسنت کے معیار امیزان پر بھی پر کھا جائے۔ قرآن وسنت دونوں یہی راہنمائی کرتے ہیں، قرآن مجید میں ہے:

و لَيْتُهَا الَّذِيْنَ أَمْنُوا اطِيْعُوا اللَّهَ وَاطِيْعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيئِ فَرُدُّوهُ اِلِّي اللَّهِ

وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُوْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَٱحْسَنُ تَاْوِيْلًا ''3

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرواور ان لوگوں کی بھی جوئم میں سے صاحبِ امر ہیں۔ پھر اگر تمہارے در میان کسی بھی معاملہ میں اختلاف پیدا ہو جائے تواسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم واقعی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی سب سے اچھا ہے"

حدیث میں یہی بات رسول الله التَّالِيَّلَمِ نے اس طرح بیان فرمائی ہے:

\* تَرَكتُ فِيكُم أَمرَينِ لَن تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكتُم بِمِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيّه \* <sup>4</sup>

<sup>1</sup> و یکھیے: محمد: ۳۳: آل عمران: ۴۳: الحشر: ۲: الاحزاب: ۲۱.

<sup>&</sup>lt;sup>2</sup>شاه ولى الله، احمد بن عبد الرحيم، **جية الله البالغة (بير** وت: داراحياء العلوم، ١٩٩٢ء)، ١: ٤٠٠٪.

<sup>3</sup>النساء: 99.

<sup>&</sup>lt;sup>4</sup>مالك بن انس ، **المؤطا (**امارات : دار مؤسية زايد بن سلطان آل نھيان ، ٢ • • ٢ء)، حديث : ٣٣٣٨.

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اگرتم ان پر عمل کروگے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے؛اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت"

قرآن اور سنتِ رسولؓ کے علاوہ کوئی تیسری چیز بھی ہدایت کامعیار ہوتی تویقینًا اللہ کے رسولؐ اس کی بھی وضاحت فرما دیتے، مگر ذخیر ہُ حدیث میں آ پڑے ہے ایس کوئی ہدایت مروی نہیں۔

3۔ اگر قرآن اور سنت دونوں کے لیے سند کا وجود لازمی ہے۔ جیسا کہ اس کے قولی و فعلی تواتر کے پیچھے سند بھی کار فر ماہے اور بہت سے موقعوں پر سنت کا تعییُّن سند ہی کرتی ہے۔ تو پھر کسی ایسی چیز کو دین (اسلامی عقائد واحکام، بیان سیرت، فقہ سیرت وغیرہ) کے مصدر کے طور پر قبول کرنا جس کی سرے سے سند ہی موجود نہ ہو، محل نظر قراریا تا ہے۔ 1

4۔ قرآن وسنت چونکہ بہت مضبوط سند کے ساتھ نقل وروایت ہوئے ہیں اسی لیے وہ مصادر اصلیہ قرار پائے ہیں، اور ان کے برعکس بہت سی کمزور و موقوف روایات، اہل بیت اور صحابہ و تابعین کے آثار اور اجتہادی آراء و غیرہ ثانوی حیثیت کے مصادر ہیں۔ ان ثانوی مصادر کی شخیق اور ان سے استفادہ دونوں صور توں میں بیہ بنیادی اصول کار فرما ہے کہ انہیں قرآن اور سنتِ مشہورہ و متواترہ کے تابع سمجھا جائے گا، للذاا گربنیادی اسلامی مصادر کے ساتھ ان ثانوی مصادر کا کہیں تعارض و تناقض سامنے آجائے قرتر ججے ظاہر ہے کہ مصادر اصلہ (قرآن وسنت) کو حاصل ہوگی۔ 2

5۔ اسلامی مصادر-خواہ وہ اصلی و حقیقی ہوں یا ثانوی۔ کی بنیادی اہمیت اسی لیے ہے کہ ان کے پیچھے سند کار فرما ہوتی ہے۔ اس سند سے کسی بھی روایت، حدیث اور واقعہ کی تحقیق میں اہل علم کو آسانی ہو جاتی ہے کہ اس کے راویوں کے حالات یا اسی طرح ان کے بیانات کو قرائن کے مدد سے جانچ سکیں اور اس کے صحت و سقم پر بات کر سکیں۔ اس لیے اگر ثانوی اسلامی مصادر میں بھی کوئی روایت/واقعہ بغیر سند کے نقل ہو، یا سند کسی جگہ منقطع ہو، یا سند تو ممکل ہو مگر ایک یا زیادہ راوی ضعیف ہوں توالی تمام صور توں میں وہ روایت کمل نظر قرار باتی ہے اور اس سے استدلال کی نوعیت میں بنیادی فرق واقع ہو جاتے ہیں۔ 3

6۔ بیدامکان ضرور ہے کہ نبی اکرمؑ نے حجاز سے باہر کوئی ایساسفر کیا ہو جس میں آپؓ نے مسیحیوں کے کسی گروہ کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا ہو جو کسی وجہ سے واقعی اسلامی مصادر میں نقل وروایت ہونے سے رہ گیا ہو اور دو تین صدیوں بعدیا اس سے بھی زیادہ عرصے کے بعد اس معاہدے کی دستاویزی متن مل جائے اور اس طرح ظاہر ہے مسلمانوں میں اس معاہدے کی اہمیت اور تقذس کا سوال پیدا ہو نا

3ايضاً.

اسی لیے عبداللہ بن مبارک ؓنے فرمایا تھا کہ سند تودین ہے اورا گردین میں سند نہ ہو تو کہنے والا جو چاہے مرضی کہہ ڈالے۔ دیکھیے: القشیری، مسلم بن حجاجی، **الجامع الصحیح** (ریاض: دارالسلام، ۱۹۹۹ء)، حدیث: ۳۲.

<sup>2</sup>اس سلسله میں قاضی ابویوسف کی الرد علی سیر الاوزاعی 'اورامام شافعی کی 'الرسالة 'ان ابتدائی کتابوں میں سے ہیں جن میں اصولی موضوعات پر بنیادی نوعیت کی بحث کی گئی ہے۔

یقینی ہے۔سب سے پہلے ایسے دستاویزات (Documents) کے ثبوت کے طریقوں پر غور کیا جائے گا جس میں انہیں بیان کرنے والوں کی سند بھی زیر بحث آئے گی اور 'متن' بھی۔ نیز دستاویزات کی صحت و ثبوت کے دیگر تاریخی و سائنسی طریقے بھی مثلاً علم آثاریات (Archeology)، فورنزک تجزبیہ وغیرہ بھی ان پر آزمائے جائیں گے۔

" حدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج"

8-اگرصحت و جُوت کے اختیار کردہ تمام قدیم وجدید طریقوں کے اطلاق کے بعد مختلف شواہدیا پھر قرائن ہی کی وجہ سے ظن غالب ہو کہ بعض دستاویزات اصلی ہیں من گھڑت نہیں، تو پھر بھی ان کے 'اصلی' ہونے کا فیصلہ ہم تب تک نہیں کر سکتے جب تک ایس دستاویزات کا متن قرآن اور سنت کے مسلمہ اصولوں (قواعد و تعلیمات) کے تحت مزید ندپر کھ لیاجائے۔ اگر قرآن اور سنت کے مسلمہ قواعد کے ساتھ ان کا تناقض نہ ہو تو پھر ان کی صحت تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کے باوجود به دستاویزات اسلامی مصادرِ اصلیہ اور مصادرِ خانویہ دونوں کے تابع ہوں گے اور ان سے مستقل نوعیت کے فقہی و دینی احکام کا استخراج درست نہیں، بلکہ پہلے سے موجود اسلامی مصادر سے خابت شدہ یا استخرابی احکام کی روشنی میں انہیں محض بطور تائیدیا استشاد پیش کیا جاسکتا ہے، کیونکہ احکامی اور غیر احکامی مسائل وامور (تاریخ، سیرت، فضائل وغیرہ) میں مسلمان اہل علم نے بہت زیادہ احتیاط کی ہے، جیسا کہ عبد الرحمٰن بن مہدئیؓ (م ۱۹۸) کا اس سلسلہ میں قول مشہور ہے کہ جب ہم نبی کریم الٹی آلیے ہے حلال و حرام اور احکام کے باب میں روایت کریں تو سند میں بھی آسانی کرتے ہیں اور راویوں میں نفذ و جرح کرتے ہیں اور جب ہم فضائل اور ثواب یا عذاب کے بارے میں روایت کریں تو سند میں بھی آسانی کرتے ہیں اور راویوں کے بارے میں بھی در گرد کر لیتے ہیں۔ 3

<sup>&</sup>lt;sup>1</sup> مالك بن انس ، **المؤطا**، حديث: ١٥٩٣.

<sup>2</sup> بخارى، محد بن اساعيل، **الجامع العج** (رياض: دار السلام، ١٩٩٨ء)، مديث: ٣٢٧٥.

<sup>3</sup> السحاوي، محمد بن عبدالرحمن ، فق **المغيث شرح الفية الحديث** (رياض: دارالمنهاج،٢٢٦ اه)،٢: ١٥١.

امام احمد بن صنبل (م ۲۲۱) سمیت کئی محد ثین کی یبی رائے ہے، جیسا کہ خطیب بغداد کی (م ۲۲۳) وغیرہ نے لکھا ہے۔ <sup>1</sup> خطیب بغداد کی کے بقول امام سفیان تورک (م ۱۲۱) ، سفیان بن عیبینہ (م ۱۹۷) اور دیگر کبار محد ثین کا بھی یبی موقف ہے۔ <sup>2</sup> بعد کے اہل علم میں بھی یہ موقف مقبول رہا ہے۔ چنانچہ امام ذہبی (م ۲۴۸) ، حافظ ابن حجر (۲۵۲) اور ان جیسے اہل علم نے بعض راویوں کو حدیث میں بھی یہ موقف مقبول رہا ہے۔ چنانچہ امام ذہبی (م ۲۴۸) ، حافظ ابن حجر آنے سیف کی روایت میں ضعیف قرار دینے کے باوجود تاریخ وسیر ت کے باب میں ان کی روایتیں قبول کی ہیں، جیسا کہ حافظ ابن حجر آنے سیف بن عمر کے بارے میں لکھا ہے کہ ضعیف فی الحدیث عمدہ فی الثاریخ <sup>3</sup> یعنی یہ راوی حدیث میں توضعیف قرار پاتا ہے، مگر تاریخ میں عمدہ اور قابل قبول ہے۔

9۔ الی تمام دستاویزات کو تاریخی اعتبار سے بھی پر کھاجائے گا کہ یہ ماقبل از نبوت و بعثت کے معاہدات ہیں یا پھر بعد کے۔ ظاہر ہے کہ جو چیز نبوت سے پہلے کی ہو گی اس کی اضلاقی حیثیت تو ہو سکتی ہے لیکن مستقل دینی حیثیت دینے سے پہلے اسے اسلام کی مسلمہ وبنیادی تعلیمات کی روشنی میں دیکھا جائے گا؛ اس میں ناسخ و منسوخ، نبی اکر م اٹھا آیکھ کی بشری و نبوی حیثیت و غیرہ جیسے ان متفقہ اصولی قواعد کا بھی اطلاق کیا جائے گا جنہیں مسلمان اہل علم نے اپنی شاندار علمی روایت کی بنیادوں میں جگہ دی ہے۔

## ۲۔مطالعہ سیرت کے غیر اسلامی مصادر اور اصول سیرت نگاری:

مسلمان اہل علم کے ہاں کتبِ مقدسہ کی الہامی پیشین گوئیوں (Apocalyptic Literature) کی روشیٰ میں مطالعہ سیرت النبی الیُمائیکی کار جمان موجود رہا ہے۔ معاصر دنیا کے غیر مسلموں نے بھی اس بارے اظہار خیال کیا ہے۔ 4وجہ بظاہر سے ہو سکتی ہے کہ پیغیبرِ اسلام کی بعثت سے پہلے ہی یہود و نصار کی اپنی الہامی کتابوں کی پیشین گوئیوں کی روشنی میں اس بات پر متفق بھی ہے اور منتظر بھی کہ ایک پیغیبر آنے والا ہے جوہادی ور ہنمااور نحات دہندہ ٹابت ہوگا۔ قرآن نے یہ بات اس طرح بیان کی ہے:

° ۚ ٱلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهُ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَ الْإِنْجِيْلَ ° ۚ ٱ

"وہ جواس نبی کی اجاع کرتے ہیں جوامی ہے جن کاذ کروہ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھاہوا یاتے ہیں"

اسلامی مصادر کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ بعض یہود ونصاری پیغیبرِ اسلام محمد النَّائِيَّةِ کو پہچان کر مسلمان ہو گئے کیکن ایک بڑی تعداد نے پہچان نے مطالعہ سے بتا چلتا ہے کہ بعض یہود ہوئے کیا۔ پیچانے کے باوجود ہٹ دھرم اور تکبر کا مظاہرہ کیا۔

<sup>&</sup>lt;sup>1</sup> الخطيب، احمد بن على ، **الكفاية في علم الرواية** (حيد رآباد دكن: جمعية دائرة المعارف العثمانية ، ١٣٥٧هـ)، ١٣٣٣.

<sup>2</sup>ايضاً.

<sup>&</sup>lt;sup>3</sup>ابن حجر،احمد بن على عسقلاني، **تقريب المتهذيب** (لكهنوً: مطبع منثى نوككشور، • ٢٩هه)،٢١٨.

<sup>&</sup>lt;sup>4</sup>Lewis, Bernard, *Apocalyptic Vision of Islamic History*, Bulletin of the School of Oriental and African Studies, 13:2 (1950), 313.

<sup>&</sup>lt;sup>5</sup>الاعراف: ۱۵۷.

گزشتہ دو تین صدیوں میں مغربی اہل علم نے جہاں مختلف خطوں کے مختقین کو اسلامی مصادر پر نظر ثانی پر مجبور کیا، وہاں انہوں نے غیر اسلامی مصادر کے ایک بہت بڑے ذخیرے سے دنیا کو روشناس کروایا۔ تاریخ کے معاصر مختقین میں سے پروفیسر رابرٹ جی ہو کلینڈ (Patricia Crone) ۔ جو مشہور متنازعہ مغربی محقق پروفیسر پیٹریشیا کرونے (Patricia Crone) کے شاگردوں میں سے ہیں۔ کے مطابق سوسے زائد ایسے غیر اسلامی مصادر دریافت ہو چکے ہیں جنہیں اہل علم نے مذہبی تاریخ کے ضمن میں اپنی تحقیقات کے لیے بنیاد بنایا ہے۔ ان کے بقول میہ مصادر مختلف زبانوں میں ہیں جن میں عربی، فارسی، سنسکرت، چینی، یونانی، لاطینی کے علاوہ بہت سی متروک زبانیں بھی شامل ہیں جیسے سریانی اور قبطی۔ یہ دعویٰ بھی ہے کہ ان غیر اسلامی مصادر میں سے بعض عہدِ نبوی کے ہیں اور بعض عہدِ نبوی کے ہیں اور بعض عہدِ خوی کے ہیں اور بعض عہدِ خوی کے ہیں اور بعض عہدِ خوی کے این غیر اسلامی مصادر میں سے بعض عہدِ نبوی کے ہیں اور بعض عہد خوا کے اسلام کے اور بعض کا تعلق اموی اور عماسی دور سے ہے۔ 1

غیر مسلم محققین - بطور خاص وہ جنہیں یہ دعویٰ ہے کہ وہ مذہب پر مطلّقاً ایمان نہیں رکھتے ، بلکہ غیر جانبدار تجزیہ کرتے ہیں - اسلامی مصادر کے ساتھ غیر اسلامی مصادر کو بھی اہمیت دیتے آئے ہیں اور اس کے نتیج میں وہ عقائد، فقہ، تاریخ اور سیرت النبی النّائیلَۃ ممام ابواب میں مسلم علم الکلام کی روشنی میں اخذ شدہ مر وجہ اور مسلم آراء وافکار سے کئی جگہ اختلاف کرتے ہیں - ان تحقیقات سے روایتی اہل علم اتفاق نہیں کریں گے، لیکن ان سے اختلاف کی معقول وجوہات ان کے پاس کیا ہونی چاہییں ؟ کیاان تحقیقات کے مصادر سرے اہل علم اتفاق نہیں کہ ان کی طرف النفات کیا جائے ؟ اگر ایسے ہے تواس کی دلیل کیا ہے؟ یاان مصادر کی صحت و سقم کو جانچنے کے لیے بھی ہمارے پاس کوئی معیار و میز ان ہے جس کی بنیاد پر ہم مخالف فریق کو اس کے نتائج کی غلطی پر اطمینان بخش جواب دے سکتے لیے بھی ہمارے پاس کوئی معیار و میز ان کیا ہے؟

مذکورہ بالا سوالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ مسلمان اہل علم کو اپنی علمی و تحقیقی سر گرمیوں کارخ ان موضوعات کی طرف بھی کرنا چاہیے۔ شایداسی لیے بعض مغربی نومسلم اہل علم نے اسے موضوع بحث جانا اور غیر اسلامی مصادر کو بھی اہم جانے ہوئے انہوں نے کئی روایتی آراء و افکار پر نقد کیا ہے۔ غیر اسلامی مصادر کے ناقد انہ مطالعہ میں ایسے مسلمان اہل علم کی آراء کا اصولی تجزیہ بھی ضروری ہے۔ تمہید کے مطابق اس سلسلۂ بحث کا آغاز کرتے ہوئے اس مقالے میں پروفیسر جان اینڈریو موروکی سیرت پر چند سال پہلے شائع ہونے والی انگریزی کتاب ' The Covenants of the Prophet Muhammad with the Christians of the کو بطور نمونہ منتخب کیا گیا ہے۔

# جان ایندر بوموروکی سیرت نگاری کا تطبیقی جائزه:

<sup>&</sup>lt;sup>1</sup>Hoyland, Robert G., Seeing Islam as others saw it: a survey and evaluation of Christian, Jewish, and Zoroastrian writings on early Islam (Princeton: The Darwin Press, 1997), 40.

شاخت رکھتے ہیں۔ آپ تین دہائیوں سے اسلامی علوم و معارف پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں۔ اآپ کی مذکورہ کتاب²اہل علم کی توجہ چاہتی ہے، کیونکہ مصنف موصوف نے بہت سے ان بنیادی اعتراضات و سوالات کو اس کتاب میں یک جا کیا جو مغرب میں سیرت طیبہ لٹی الیّا الیّا کی مناسبت سے عموماً کیے جاتے ہیں۔ موصوف نے مغربی محققین اور مراجع کی نشاندہی بھی فرمائی ہے، نیز سیرت اور مسلمانوں پر ہونے والے بہت سے اعتراضات کے علمی جواب بھی دیئے ہیں۔ اہل کتاب کے مسلمانوں کے ساتھ تعلق کی نوعیت پر نظر فانی کا سوال بھی اٹھادیا ہے۔

مصنف نے بعض ایسے دستاویزات اکٹھے کیے ہیں جن کا اسلامی مصادر و مراجع میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ مصنف سیرت نگاری میں غیر اسلامی مصادر کو اسلامی مصادر کو اسلامی مصادر کے برابر جگہ دینے پر مصر نظر آتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ مصنف نے ان محاہدات کو متند تسلیم کرنے اور ان کی روشنی میں اہل کتاب کے ساتھ مسلمانوں کے رویے اور تعامل کی بعض صور توں پر نظر ثانی کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے، جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ:

"Whether one considers them authentic, weak or spurious, the covenants of the Prophet and the Christians from the Sinai, Egypt, the Levant, Assyria, Najran, and Persia, present Islam in an entirely new light"<sup>3</sup>

"کوئی ان معاہدات کو متندمانے، کمزور سمجھ یا جھوٹ، پیغیر (علیہ السلام) اور سینا، مصر، لیوانٹ، ایشیریا، نجران اور فارس کے عیسائیوں کے مابین ہونے والے یہ معاہدات اسلام کو بالکل ایک نئی روشنی (شکل) میں پیش کرتے ہیں"

اس نئی روشنی کی مناسبت سے مصنف نے بعض ایسے وعوے بھی کیے ہیں، یاد وسرے لفظوں میں پہلے سے موجود بعض مغربی تحقیقات کو درست مان لیا ہے جن سے ان کا نقطہ نظر مسلمانوں کی عمومی علمی روایت سے بکسر مختلف ہو جاتا ہے، مثلاً مصنف کے بقول نبی کریم اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ متصل 25 سال (25 سے 40 سال کے در میانی عرصہ ) ججاز میں نہیں رہے۔ 4 ایسی آراء کے پیش نظر مذکورہ کتاب میرے نزدیک 'بتنازعہ 'قراریاتی ہے، اگرچہ بہت سے علمی حلقوں میں اس کتاب کو پذیرائی مل رہی ہے۔

گزشتہ صفحات میں سیرت نگاری سے اسلامی اور غیر اسلامی مصادر و مآخذ کے تناظر میں جواصولی بحث کی گئی ہے، اس کی تطبیقی مثال قائم کرنے کے لیے پروفیسر جان اینڈریو کی مذکورہ کتاب پر تفصیلی محاکمہ کیا گیا ہے۔

اس کتاب کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے جھے میں چھ ایسے معاہدات پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے جن کے بارے میں مصنف کا

<sup>&</sup>lt;sup>1</sup> https://www.islamicity.org/by/john-andrew-morrow (accessed 24 April, 2019)

<sup>&</sup>lt;sup>2</sup>Morrow, John Andrew, *The Covenants of the Prophet Muhammad with the Christians of the World* (New York: Angelico Press, 2013)

<sup>&</sup>lt;sup>3</sup>John Andrew Morrow, the Covenants, 354.

<sup>&</sup>lt;sup>4</sup>Ibid.

دعویٰ ہے کہ یہ نبوی معاہدات ہیں اور یہ درج ذیل ہیں:

1- کوہ سینا کے مسیحیوں کے ساتھ نبی کریم الناہ البیم کا معاہدہ

2- فارس کے مسیحیوں کے ساتھ نبی کریم الناہ البیم کا معاہدہ

3- نجران کے مسیحیوں کے ساتھ نبی کریم الناہ البیم کا معاہدہ

4- دنیا بھر کے مسیحیوں کے ساتھ نبی کریم الناہ البیم کا معاہدہ

5- شام کے مسیحیوں کے ساتھ نبی کریم الناہ البیم کا معاہدہ

6- یہ و شکم کے مسیحیوں کے ساتھ نبی کریم الناہ البیم کا معاہدہ

6- یہ و شکم کے مسیحیوں کے ساتھ نبی کریم الناہ البیم کا معاہدہ

ان معاہدات کے شروع میں مصنف نے مقدمہ کے طور پر یہ بحث اٹھائی ہے کہ اسلامی مصادر (قرآن و حدیث) میں کہاں کہاں پغیبر اسلام محمد الٹی آیا کی یہودی و مسیحی طبقوں سے تعلق و تعامل کا تذکرہ موجود ہے۔ پھر مر معاہدے کے ضمن میں مصنف نے تعارفی تمہید قائم کرتے ہیں، پھر معاہدے کے متدرجات زیر بحث لاتے ہیں اور پھر اس معاہدے کے نتائج پر تاریخی، فکری اور فقہی اعتبار سے اپنا حاصل مطالعہ پیش کردیے ہیں۔

کتاب کے دوسرے حصہ میں مصنف نے ان سب معاہدات کے مختلف عکس جوانہیں دنیا بھر کے مکتبوں، گرجوں اور عجائب گھروں سے حاصل ہوئے ہیں، کو شامل کیا ہے۔ نیز قار کین کی سہولت کے لیے ان معاہدات کے پہلے سے موجود ایک سے زیادہ عربی اور انگریزی ترجے بھی انہوں نے کتاب میں شاملِ اشاعت کیے ہیں، بلکہ جہاں جہاں انگریزی ترجموں میں سقم یا غلطی تھی، اس کی درستی بھی مصنف نے اپنے طور پر کر دی ہے۔ 2

کتاب کے تیسرے حصہ میں مصنف نے ان معاہدات کے راویوں (Authorities) سے متعلقہ اسنادی واستنادی بحث پر جو اختلاف رائے پہلے ہی اہل علم میں پایا جاتا ہے، اسے زیر بحث لانے کے ساتھ اس بارے میں مزید کئی جہتوں پر شختیق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ 3 کتاب کے چوتھے لیخی آخری حصہ میں مصنف نے دو ضمیمہ جات کو شامل کیا ہے جن میں ان معاہدات کے گواہوں اور ان سے ممکنہ طور پر بید دستاویزات آگے نقل وروایت ہونے کے طُرق وذرائع پر بات کی ہے۔ نیز اس حصہ میں نقشہ جات، مآخذ، حوالہ جات اور اشاریئر کتاب بھی پیش کیا گیا ہے۔ 4

<sup>&</sup>lt;sup>1</sup>John Andrew Morrow, *The Covenants*, 65-98, 99-108, 109-138, 139-176, 177-190 and 191-202.

<sup>&</sup>lt;sup>2</sup>Ibid., 203–320.

<sup>&</sup>lt;sup>3</sup>Ibid., 321-73.

<sup>&</sup>lt;sup>4</sup>Ibid., 375-440.

رسالت مآب کے غیر مسلموں کے ساتھ جو معاہدات کیے گئے یا انہیں مختلف مو قعول پر جو دعوتی و سفارتی خطوط لکھے گئے، ان کی اسنادی و متنی تحقیق اور ان کے مندر جات سے فقہی استدلال مسلم و غیر مسلم دونوں طبقوں میں ہمیشہ اہم اور دلچیپ موضوع بحث رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سی اہم کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ماضی قریب میں اس حوالے سے مسلمان محققین میں سے ڈاکٹر حمیداللہ کی اللوثائق السیاسیة للعہد النہوی والخلافة الراشدة اور عون شریف قاسم کی دبلوماسیة محمد نامی کتابیں خاص شہرت کی عامل ہیں۔اس اعتبار سے زیر نظر کتاب کو بھی مذکورہ موضوع کا تسلسل کہنا چاہیے، لیکن اس کادیگر اسلامی مصنفین کی اس موضوع پر لکھی گئی کت سے گئی اعتبار سے بہت جو ہم کی فرق ہے۔

1۔ بعض معاہدات: جیسے نجرانی مسیحیوں سے معاہدے کا مسئلہ ہے۔اشار تأاسلامی مصادر میں زیر بحث آئے ہیں اور یہ اشارے ان کے مسئلہ ہونے کی کافی دلیل ہے، مثلًا ابن سعد کی طبقات میں نجرانی معاہدے بارے جو چند جملے ملتے ہیں، 1 وہ اس پورے معاہدے کا دراصل خلاصہ ہے جس کی تفصیل دستاویز نجرانی گرج (Monastery) کے مسیحیوں سے بہت بعد میں حاصل کیا گیا۔

2۔ان معاہدات کے مندر جات یا متنی تحقیق سے بھی ان کے متند ہونے کا ثبوت ملتا ہے، کیونکہ ہمیں مندر جات میں ایسا کچھ نہیں ملتا جوان کی صحت کو مشکوک بنائے۔

3۔ اگر چہ ان معاہدات کے مختلف عکس نقل وروایت ہوئی ہیں جن میں کا تبوں کی عدم توجہی کی وجہ سے املائی اغلاط پائی جاتی ہیں، لیکن ان کے معانی ومفاہیم کسی طرح بھی اسلامی تعلیمات اور دینی روح کے منافی نہیں۔

4۔ نبی اکر م النوائی آبا کے کئی صحابہ کے ان معاہدات پر دستخط موجود ہیں اور اسے دلیل سمجھا جائے کہ بیہ متند دستاویزات ہیں۔ <sup>2</sup>

5-ان معاہدات کے جعلی اور من گھڑت ہونے پر کوئی ثبوت آج تک سامنے نہیں لایا جاسکا،للذا بیہ متند دستاویزات ہیں۔<sup>3</sup>

ابن سعد، محر، كما**ب الطبقات الكبير (بير** وت: دار صادر ، ا • • ٢ء)، ا: ٣٥٧ ، ٢٦٧٠.

<sup>&</sup>lt;sup>2</sup>John Andrew Morrow, the Covenants, 353-354.

<sup>&</sup>lt;sup>3</sup>Ibid., 98.

مذکورہ بالا نکات کی روشنی میں مصنف زیر بحث دستاویزات کو نبوگ معاہدات کی حیثیت دیتے ہیں۔ میرے نزدیک بنیادی حوالے کے طور پر ان دستاویزات کو غیر اسلامی مصادر تصور کیا جاناچاہیے کیونکہ ان کا سندی ثبوت - اگر کوئی ہو سکے تو- یہ ہے کہ بیر دستاویزات کو غیر اسلامی مصادر کے مقابلہ میں ایک بڑا مسلموں کے مسیحی دنیا (گرجوں، پادریوں اور ان کے خاندانوں) سے حاصل کیے گئے ہیں، البتہ اس میں دیگر غیر اسلامی مصادر میں عام طور اسلامی عقاید و تاریخ، فقہ و سیر ت النبی الیٹی آیائی وغیرہ کے بارے میں غیر مسلموں کی آراء زیر بحث آتی ہیں اور ظاہر ہے کہ ان کا نقطہ نظر بالعموم اسلام دشمنی کے تناظر میں بیان ہوا ہے- جیسا کہ بعض معاصر غیر مسلم مؤر خین نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے اس لیے ان مصادر پر جانب داری کی ایک واضح چھاپ پہلے ہی محسوس کی جاسمتی ہے۔ جب کہ موضوع بحث دستاویزات میں ایسا نہیں ہے کہ کوئی غیر مسلم اسلام یا پنیمبر اسلام الیٹی آیائی کے حوالے سے کوئی ذاتی رائے دے رہا ہو، بلکہ یہ دعوی کیا جارہا ہے کہ یہ مسیحیوں اور محمد لیٹی آیائی کے در میان ہونے والے معاہدات ہیں جن میں فریقین نے ہوش و حواس کے بلکہ یہ دعوی کی ایساد و متون کا مختلف جہتوں سے علمی و تحقیق ساتھ سیاسی و ساجی نوعیت کے گئی اہم امور طے کیے ہیں۔ اس اعتبار سے ان دستاویزات کی اسناد و متون کا مختلف جہتوں سے علمی و تحقیق مطالعہ یقنگا انہیت رکھتا ہے۔

# غیر اسلامی دستاویزاتِ/مصادرِ سیرت پرسند و متن کے اعتبار سے بنیادی اعتراضات:

پروفیسر جان اینڈریو مورد کو اصرار ہے کہ اس کے جمع و مرتب کردہ دستاویزات سند و متن ہر اعتبار سے متند ہونے کی وجہ سے نہایت ابھیت رکھتے ہیں کہ ان ایمیت رکھتے ہیں کہ ان سے ممکن ہے۔ 2 کندہ بہت سے شرعی احکام کا استباط و استخراج بھی ان سے ممکن ہے۔ 2 کندہ بحث میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان دستاویزات پر سند اور متن ہر دواعتبار سے کیااعتراضات وار د ہوتے ہیں اور ان دستاویزات کی بنیاد پر سیرت النج کا جو خاکہ مصنف نے پیش کیا ہے۔

زیر بحث دستاویزات کی کوئی سند موجود نہیں، جبیبا کہ مصنف بھی مانتے ہیں لیکن ان کے نزدیک سند کا ہونا یانہ ہونا کوئی اہمیت نہیں ر کھتا۔ دوسری طرف اسلامی مصادر اور اصولی بحث کے تناظر میں بات کی جائے تو ان دستاویزات پر سند کے اعتبار سے جو بنیادی اعتراضات وارد ہوتے ہیں، وہ اس نوعیت کے ہیں:

1-اپنے نبی سے والہانہ محبت کو دین سمجھے ہوئے آپ الی الی الی الی الی الی الی الی الی کو جس طرح امت نے جمع اور محفوظ کیا، دنیااس کی مثال لانے سے قاصر ہے، لیکن حیران کن بات ہیہ ہے کہ کسی مشہور مسلمان محدث اور موکرخ ہی نہیں بلکہ کسی غیر معروف اور معلمان مصنف/راوی نے بھی ان دستاویزات کو صدیوں تک روایت نہیں کیا۔ صرف دو دستاویزات/معاہدات کے چند جملوں کی تائید اسلامی مصادر سے ہوتی ہے، لیکن اس میں ایسا کچھ نہیں کہ نبی اکرمؓ نے تجاز سے بہت دور کسی مسیحی معبد میں جا کر عہد و پیان کیا ہو۔ اس لیے جن حصوں کی تائید اسلامی مصادر سے ہوتی ہے، وہ اس اعتبار سے قابل توجہ ضرور ہیں کہ اسلامی مصادر میں ان

<sup>&</sup>lt;sup>1</sup>Bulliet, Richard ,W., *Conversion to Islam in the Medieval Period; an Essay in Quantitative History* (Cambridge: Cambridge University Press, 1979).

<sup>&</sup>lt;sup>2</sup>John Andrew Morrow, the Covenants, 77.

کی نقل وروایت میں سند و متن کے اصولوں کو مد نظر رکھا گیا ہے لیکن ان چند جملوں کو مخص قرار دے کر کسی ایسے دستاویز کے صحیح و متند ہونے پر اصرار کرناجو بالکل بے سند بھی ہے اور اس کے مندر جات و تفصیلات کو بھی متنی تحقیق کے دیگر علمی، تاریخی اور سائنسی اصولوں سے ممکل طور پر گزارا بھی نہیں گیا، کیسے درست مان لیا جائے ؟

2۔ مصنف ان دستاویزات کی صحت کا قرینہ یہ پیش کرتے ہیں کہ بعض دستاویزات پر پچھ صحابہ کے بطور گواہ دستخط بھی ہیں، لیکن یہ دلیل کافی نہیں الایہ کہ بعض متعلقہ اضروری سوالات کا جواب مل جائے، مثلاً کیادیگر تاریخی ریکارڈ سے ثابت ہے کہ جن لو گول کے ان دستاویزات پر دستخط ہیں وہ واقعی معاہدے کے وقت وہ مسلمان دستوط کے وقت وہ مسلمان بھی تھے؟ اگر وہ مسلمان نہیں تھے تو کس حیثیت سے وہ نج کے ساتھ ایسے معاہدے میں بطور گواہ شریک ہوئے؟

خود مصنف کواس حد تک اعتراف ہے کہ ان معاہدات میں نبی اکر م کی طرف سے بطور گواہ جن لو گوں کے دستخط پائے گئے ہیں، ان میں سے پچھ اس وقت مسلمان نہیں تھے، بعض کے نام موجود ہیں مگر وہ اس وقت فوت ہو چکے تھے اور پچھ ایسے نام بھی ہیں جن کا تذکرہ علم اساء الرجال کی کتابوں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اتنے واضح شکوک و شبہات کی موجود گی میں ان دستاویزات کو مستند سمجھنا اور شرعی احکام کاان سے استخراج بھی محل نظر ہے۔

ان دستاویزات پر متن کے اعتبار سے بھی بہت سے اعتراضات ہیں ، مثلًا:

1- مصنف معترف ہیں کہ پہلی دستاویز (کوہ بینائے مسیحیوں کے ساتھ نبی کریم اللہ ایآبل کا معاہدہ) کی اصل کا بی دنیا میں موجود نہیں بلکہ اس کی نقلیں ہی ملتی ہیں۔ اس معاہدے پر دستخط کی جگہ ایک ہاتھ کا نشان پایا گیا ہے جسے نبی اکر م کے ہاتھ کا عکس کہاجاتا ہے۔ 2مصنف نے اسے اتنی اہمیت دی ہے کہ کہ تاب کے سرور ق پر بھی بید دکھایا گیا ہے، لیکن عجیب بات بیہ ہے کہ بیہ عکس اصلی نہیں بلکہ کسی مصور کا بنایا ہوا ہے کیونکہ اس عکس کی جو صورت دکھائی گئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مصور نے بنایا ہے، ورنہ ایسے عکس کے لیے اس کیمرے کی ضرورت ہے وہ اٹھار ہوس صدی سے پہلے ایجاد ہی نہیں ہوا تھا!

2۔ زیر بحث دستاویزات کے متن میں بعض ایسی عبار تیں، جملے اور مصطلحات مستعمل ہیں جن کا نمونہ نبی اکرم کے ان دستاویزات میں ہمیں نہیں ملتاجو اسلامی مصادر میں نقل وروایت ہوئے ہیں۔ اگریہ معاہدات ایک ہی شخصیت نے اپنی زندگی میں کیے ہیں تو پھر ان کی عبار توں اور جملوں (یعنی بیان واظہارِ خیال) میں اتنازیادہ تفاوت کیوں ہے؟

3۔ ان دستاو بزات کے متن میں یہ جملہ تو کئی جگہ ہے:

<sup>&</sup>lt;sup>1</sup>John Andrew Morrow, the Covenants, 353.

<sup>&</sup>lt;sup>2</sup>Ibid., 81

"This must not be violated or altered until the hour of the Resurrection, Allah-willing" l

"اس د ستاویز کی تا قیامت نه خلاف ورزی کی جاستی ہے اور نه ہی اس میں تبدیلی ہو گی، ان شاء الله"

یہاں یہ سوال قابل غور ہونا چاہیے کہ جن معاہدات میں یہ بات کہی گئی کہ انہیں تا قیامت تبدیل نہیں کیا جائے گا، کیاان کے تمام مندر جات واقعی ایسے ابدی نوعیت کے حامل تھے کہ ان میں ارتقا، ننخ اور مکان و زمان کے ساتھ بدلنے والے دیگر احکام کا کوئی اطلاق نہیں ہو سکتا، یا پھر مسیحیوں نے اسلام کی شان و شوکت کے خوف یا جزیہ سے بچنے کے لیے ایسے دستاویزات خود ہی بنالیے تھے کہ بوقت ضرورت ان کی بناد پر مسلمان فاتحین کو بلک میل کر سکیں؟

4۔ ان دستاویزات کا متن توبہ بتاتا ہے کہ ایسے معاہدے مختلف علا قول کے مسیحیوں کے ساتھ مختلف او قات میں کیے گئے ہیں، لیکن حیرانی ہے کہ اکثر دستاویزات میں مقامی مسیحیوں کے ساتھ پوری دنیا کے مسیحیوں کو بھی تحفظ اور مراعات دینے کی بات ان میں کیسے آگئی ہے؟<sup>2</sup>

5۔ یرو شلم کے مسیحیوں کے ساتھ معاہدے کی جس دستاویز کو مصنف نے موضوع بحث بنایا، وہ اصلاً فارسی زبان میں ہے۔ لیکن کیا نبی اکرم کو اس معاہدے کے وقت اتنی فارسی آتی تھی کہ آپ ایک اہم معاہدے پر اتفاق سے پہلے اس کے متن کو سمجھ سکتے کہ یہ واقعی آپ کی رائے کے مطابق تیار ہوا ہے یا نہیں؟ مصنف نے اس کا جواب ہاں میں دیا ہے کہ نبی اکرم کو فارسی زبان پر ملکہ حاصل تھا۔ 3 بطور دلیل انہوں نے اسلامی مصادر سے یہ حوالہ پیش کیا ہے کہ ایک موقع پر آپ نے فارسی کا ایک لفظ استعال کیا 4۔ لیکن کیا ایک لفظ کے استعال سے مصنف کامذکورہ بالادعویٰ درست مانا جاسکتا ہے، کیونکہ آپ سے حبثی زبان کے اِگادُگا لفظ ہولئے کاذکر بھی کتب حدیث میں روایت ہوا ہے۔ 5

4 ابوہریرہ ڈسے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ملی آئی ہے کو اسے حسن بن علیؓ نے صدقے کی ایک تھجور منہ میں ڈال لی توآپ نے فارسی زبان کا ایک لفظ بولا: 'کیخ کے '۔ دیکھیے: بخاری، **الجامع الصحیح،** حدیث: ۲۰۰۷.

5 حییا کہ صحیح بخاری میں ام خالد کی روایت میں ہے کہ ''میں بچپن میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکر م اٹھی آئی کم طنے گئی اور اس وقت میرے جسم پر زر د رنگ کی قبیص تھی۔ آپ ماٹھ آئی کم نے مجھے دکھ کر حبثی زبان میں بیا لفظ فرمایا: 'سنہ سنہ '(یعنی ام خالد! تمہارے کپڑے بہت خوبصورت ہیں)۔ دیکھیے: بخاری، **الجامع العبچ**، حدیث: اے ۲۰۰۰.

<sup>&</sup>lt;sup>1</sup>John Andrew Morrow, the Covenants, 220, 300, 310.

<sup>&</sup>lt;sup>2</sup>Ibid., 218, 222, 305, 315.

<sup>&</sup>lt;sup>3</sup>Ibid., 177-178.

مصنف نے ان دستاویزات سے جو نتائج نکالے ہیں، ان میں سے بعض متفقہ اسلامی نظریات سے متصادم ہیں، مثلًا اس سلسلہ میں مصنف کے اخذ کردہ درج ذیل نتائج بحث پر توجہ مبذول کی جانی جا ہیے:

1- نبی اکرمؓ نے نبوت سے پہلے جوانی کی زندگی کے بچیس سال حجاز (مکہ ومدینہ) سے باہر کوہِ سینامصر وغیرہ میں گزارے ہیں۔ <sup>1</sup> 2۔ یہودی، مسیحی اور مسلمان تینوں'مومنین'ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں۔ <sup>2</sup>

3۔ اسلام دراصل ایک خدا کو ماننے والی ایک جامع اور وسیع نوعیت کی تحریک تھی جس میں دیگر ساوی مذاہب کی شاخت باتی رکھتے ہوئے بطور اتحادی فریق شامل کیا گیا ہے۔

ان نتائج تک پہنچنے کے لیے مصنف نے زیر بحث دستاویزات کو غیر اسلامی مصادر کی روشنی میں بھی سیھنے کی کو شش کی ہے، لیکن اگروہ اسلامی مصادر کی روشنی میں انہیں سیھتے، یا کم از کم تعارض و تناقض کی صور توں میں اسلامی مصادر اصلیہ کو حکم اور میزان مان لیتے تو پھر ان کے نتائج فکریقیناً مختلف ہو سکتے تھے۔ بطور مثال مذکورہ زکات میں سے پہلے تکتے کی درج ذیل تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

نی اکرم الٹی آلِآفی نے نبوت سے پہلے مکہ سے بام پچھ تجارتی سفر کیے ہیں۔ ایک واقعہ اس ضمن میں ایسا بھی ہے جس کے مطابق آپ بعثت سے پہلے بجپین میں اپنے بچا بوطالب کی معیت میں ایک سفر پر تھے کہ ملک شام کے مضافات میں بوصرہ نامی ایک جگہ بخیرا نامی ایک راہب سے آپ کی مختصر ملا قات ہوئی۔ یہ واقعہ کتب سیرت میں مختلف انداز میں روایت ہوا ہے، لیکن مسلمان اہل علم نے بالعموم اسے نا قابل ججت قرار دیا ہے 3، جبکہ مستشر قین نے اسے درست تسلیم کرتے ہوئے اس سے کئی عجیب و غریب نتائج نکا لے ہیں۔ مصنف نا قابل جمت قرار دیا ہے 3، جبکہ مستشر قین نے اسے درست تسلیم کرتے ہوئے اس سے کئی عجیب و غریب نتائج نکا لے ہیں۔ مصنف نے بھی اس واقعہ کو کتب حدیث میں آپ کے تجارتی اسفار کے ساتھ ملا کر اسے درست مانا ہے۔ پھر انہوں نے ان واقعات کا بعض غیر اسلامی مصادر کے مطالعہ سے یہ استدلال کیا کہ آپ پندرہ سے چالیس سال کے در میانی عمر (تقریبا ۲۵ سال) اپنے آبائی عرب علاقے غیر اسلامی مصادر کے مطالعہ سے یہ استدلال کیا کہ آپ پندرہ سے چالیس سال کے در میانی عمر (تقریبا ۲۵ سال) اپنے آبائی عرب علاقے گزارا ہے۔ 4

اگر مصنف ان واقعات کو غیر اسلامی مصادر کی روشنی میں پر کھنے کی بجائے اسلامی مصادر اصلیہ کی روشنی میں ان کا تجزیہ کرتے تو وہ یقیناً ایک مختلف نتیج پر پہنچتے، کیونکہ قرآن مجید جیسے بنیادی مصدر میں نبی اکرم کی جوانی (بعثت سے متصل پہلے) کی زندگی کے بارے میں کفار مکہ کو جو چیلنج دیا گیا، اس سے صاف نظر آتا ہے کہ آپ نے نبوت سے پہلے کا وقت صرف مکہ ہی میں گزار اہے اور مکہ سے بام بہت ہی تھوڑے عرصہ کے لیے آپ نکلے ہیں، جیسا کہ آیت کریمہ میں ہے:

<sup>3</sup> شبلى نعمانى، **سيرةالني** (لا ہور: الفيصل ناشر ان وتاجران كتب، ۲۰۰۲ء)، 19:۱.

<sup>&</sup>lt;sup>1</sup>John Andrew Morrow, the Covenants, 12-13.

<sup>&</sup>lt;sup>2</sup>Ibid., 129.

<sup>&</sup>lt;sup>4</sup>Morrow, *The Covenants*, 6-12, 68-70, 98.

''قُلْ لَّوْ شَآءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُه عَلَيْكُمْ وَلَا ٱدْرَاكُمْ بِه فَقَدْ لَبِشْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِه اَفَلَا تَغْقِلُوْنَ ''

"(اے نبی !) آپ کہہ دیجیے کہ اگراللہ تعالی کو منظور ہو تاتومیں تم کو بیر (قرآن) پڑھ کرنہ سناتا اور نہ ہی اللہ تعالی تم کواس کی اطلاع دیتا کیونکہ اس سے پہلے (اپنی) عمر کابڑا حصہ میں نے تم میں گزاراہے۔پھر کیاتم عقل نہیں رکھتے" <sup>1</sup>

اس ایک مثال ہی سے سیرت نگاری میں غیر اسلامی مصادر سے استفادہ کرنے میں مصنف کی بعض بنیادی غلطیوں کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے۔ <sup>2</sup>

### خلاصهٔ بحث:

قرآن اور سنت چونکہ قولی و فعلی تواتر سے خابت شدہ متفقہ مصادر دین ہیں، اس لیے یہ باقی تمام چیزوں (روایت، سیرت، تاریخ، فقہ، وغیرہ) کے لیے ایک معیار کا درجہ رکھتے ہیں۔ کوئی بھی چیز اگر صحت و ثبوت کے لیے وضع کردہ انسانی ضابطوں پر پورااتر ہے تواس کے بعد بھی یہ مرحلہ ابھی باقی ہے کہ اسے قرآن و سنت کے معیار امیزان پر بھی پر کھا جائے۔ یہ امکان موجود ہے کہ نبی اکرم اللہ ایہ اسلامی مصادر جائے ہے تاہم کوئی ایباسفر کیا ہو جو کسی وجہ سے واقعی اسلامی مصادر جائے ہیں نقل وروایت ہونے سے رہ گیا ہو اور کئی صدیوں بعد اس معاہدے کی دستاویز سامنے آگئی اور یوں اس کی اہمیت اور نقد س کا سوال بیدا ہو نا یقینی ہے۔ سب سے پہلے ایسے غیر اسلامی دستاویز ات مصادر کے ثبوت کے طریقوں پر غور کیا جائے گا جس میں انہیں بیان کرنے والوں کی 'سند' بھی زیر بحث آئے گی اور معاہدوں کا'متن' بھی۔ نیز ایسے دستاویز ات کی صحت و ثبوت کے دیگر تاریخی وسائنسی طریقے بھی مثلاً آرکیالو ہی، فورنز ک تجزیہ وغیرہ بھی ان پر آزمائے جائیں گے۔

یہ بھی دیکھا جائے گاکہ انہیں بیان کرنے والے بعد میں مسلمان ہو کر روایت کر رہے ہیں یا پھر وہ غیر مسلم ہیں۔ کسی غیر مسلم راوی کی الی روایتیں جو اسلامی عقایہ و عبادات اور اسلامی احکام میں مستقل طور پر کوئی اضافہ کریں یا اسلامی مصادر سے ثابت شدہ کسی چیز کی واضح نفی کریں تو وہ نظر انداز کی جائیں گی۔ ان اصولوں کا تمام غیر اسلامی مصادر پر بالعموم اطلاق ہوگا۔ اگر صحت و ثبوت کے اختیار کردہ تمام قدیم و جدید طریقوں کے اطلاق کے بعد مختلف شواہد یا پھر قرائن ہی کی وجہ سے ظن غالب ہو کہ بعض غیر اسلامی مصادر و ستاویزات کا مسلمہ اسلامی من گھڑت نہیں من گھڑت نہیں کر سکتے جب تک الی دستاویزات کا متن قرآن اور سدت کے مسلمہ اصولوں ( قواعد و تعلیمات ) کے تحت مزید نہ پر کھ لیا جائے۔ ان سے تاریخ وسیر ت نگاری میں استفادہ

Hussain, Mobashir, Review article on: The Covenants of the Prophet Muhammad with the Christians of the World (by Morrow, John Andrew), Islamic Studies 57, no. 3-4 (2018), 311-322.

<sup>&</sup>lt;sup>1</sup>يونس: ١٦.

<sup>2</sup>مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

### سیرت نگاری پرغیر اسلامی مصادر کے اثرات

کرتے ہوئے یہ بات پیش نظرر کھی جائے گی کہ یہ اسلامی مصادرِ اصلیہ اور مصادرِ ثانویہ دونوں کے تابع ہوں اور ان سے مستقل نوعیت کے فقہی ودینی احکام کاانتخراج نہیں کیا جائے گا۔

جان اینڈر یو مورو نے اپنی اس کتاب 'مسیحی دنیا کے ساتھ نبوگ معاہدات' میں یقیناً بہت محنت کی ہے۔ اہل علم کے لیے اس کتاب کی یہ خوبی ضرور ہے کہ مصنف نے اس میں ان بنیادی اعتراضات اور ان کی تر دیدی مباحث کو جمع کر دیا ہے جو مغرب میں سیرت النبی کی مناسبت سے عموماً کیے جاتے ہیں۔ اہم مغربی محققین اور مراجع کی نشاندہی بھی کتاب میں موجود ہے۔ مصنف نے سیرت اور مسلمانوں کر ہونے والے بہت سے اعتراضات کے علمی جواب بھی دیئے ہیں۔ اہل کتاب کے مسلمانوں کے ساتھ تعلق کی نوعیت کے حوالے سے کئی علمی سوال بھی اٹھائے ہیں۔

دوسری طرف اس کتاب کامتناز عدیا منفی پہلویہ ہے کہ مصنف نے اس میں ایسے دستاویزات شامل کیے ہیں جن کااسلامی مصادر و مراجع میں کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ پھر ان سے استدلال کرتے ہوئے مصنف نے سیرت نگاری میں غیر اسلامی مصادر کو اسلامی مصادر کے برابر جگہ دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ مصنف نے ان معاہدات کو مستند تسلیم کرنے اور ان کی روشنی میں اہل کتاب کے ساتھ مسلمانوں کے رویے اور تعامل کی بعض صور توں پر نظر فانی کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔ اس مناسبت سے مصنف نے بعض ایسے دعوے کر دیئے ہیں، جو ان کے نقطہ نظر کو مسلمانوں کی عمومی علمی روایت سے یکسر مختلف بنا دیتا ہے اور اس طرح کی آراء کی وجہ سے یہ کتاب جہور مسلمانوں میں 'متنازعہ' سمجھی جائے گی۔ اگر مصنف نے زیر بحث غیر اسلامی دستاویزات و مصادر کو اسلامی مصادرِ اصلیہ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی ہوتی، یا کم از کم تعارض و تنا قض کی صور توں میں اسلامی مصادر اصلیہ کو دھم 'اور میزان مان لیا ہوتا تو پھر ان



@ 2020 by the author, this article is an open access article distributed Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC-BY) (<a href="https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/">http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/</a>)